مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمة القران

عظیم احسان

لقد من الله على المومنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلال مبين (آل عمران)

انسان کی راہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کتب اور صحیفے نازل فرمائے انبیاء اور رسول بھیجے تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت راہ راست پر آ جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام کے متعلق یہی فرمایا کہ ہم نے فلاں قوم کی طرف ان کے بھائی فلان کو نبی بنا کر بھیجا لیکن جب امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو نبوت دیکر مومنوں پر احسان فرمایا ہے وہ اس لئے کہ آپ کی آمد کے بعد ایسا انقلاب برپا ہوا جو اپنی مثال آپ تھا۔ چور اور رہزن محافظ اور راہنما بن گئے۔ باہم برسرپیکار رہنے والے آپس میں دلی دوست بن گئے۔ یہ اس تعلیم کا اثر تھا جو رسول اللہ نے دی تھی جس کا تذکرہ اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ انہیں قرآن سناتے ہیں جسے سن کر ان کی کایا پلٹ جاتی ہے حتیٰ کہ آپ کے مخالفین ابوجہل جیسے سردار بھی راتوں کو چھپ کر آپ سے قرآن سنا کرتے تھے۔ قرآن سنانے کے ساتھ ساتھ آپ ان کو ہر قسم کی پالیدی سے پاک کرتے تھے۔ کفر، شرک بدعت وگمراہی سے ان کو پاک فرماتے اور ساتھ ہی انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے۔ تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے جہالت دور ہوتی ہے دل میں خلوص پیدا ہوتا ہے لہٰذا ہر دور میں تعلیم کو عام کرنا چاہیے ایسی تعلیم جو قرآن وحدیث کے احکامات وارشادات پر مبنی ہو کیونکہ جو تعلیم کتاب وسنت (قران وحدیث) کے علاوہ ہے وہ نفع بخش نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ کتاب وسنت کی تعلیم سے دل ودماغ کو جلا ملتی ہے جیسا کہ ارشاد رب العرش ہے

واذا تليت عليهم آياته زادتهم ايمانا

زندگی کے تمام معاملات میں کتاب وسنت سے راہنمائی ملتی ہے ہر طبقہ زندگی کے لوگوں کیلئے اس میں راہنمائی موجود ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل مکہ والے واضح گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر جھگڑنا ان کا شیوہ تھا اور بعض

(بقیہ صفحہ 38 پر)

ترجمة الحديث

شکر کیسے ادا کیا جائے؟

كان النبى صلى الله عليه وسلم ليقوم او يصلى حتى ترم قدماه او ساقاه فيقال له فيقول افلا اكون عبدا شكورا (بخاری ۱/ ۱۵۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا لمبا قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو اللہ تعالیٰ نے مومنین کیلئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم غور کریں کہ کیا ہماری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نمونے پر بسر ہو رہی ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا انداز وطریقہ بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی احسان ونعمت پر اس سبوح قدوس مالک کا شکر بجالانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے نہ کہ خوشی کہ موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کریں۔ قرآن مجید میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے سورۃ النصر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد وفتح آئے گی تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ فوج درفوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوں گے۔ تو (اس وقت آپ) اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں بھی واضح طور پر شکریہ ادا کرنے کا طریقہ تسبیح وتحمید کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہی بتایا گیا ہے۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر جس عجز وانکساری کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں نماز ادا کی اس سے بھی شکر کرنے کی راہیں متعین ہوتی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اپنی دعا میں یہی فرمایا تھا کہ رب اوزعنی ان اشكر نعمتك التى انعمت على وعلى والدى وان اعمل صالحا ترضاه وادخلنى برحمتك فى عبادك الصالحين کہ اللہ پاک تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں پہ تیرا شکریہ ادا کروں (اس کی صورت یہ ہو کہ) تو

(بقیہ صفحہ نمبر 38)